سوال نمبر 1

پاکستان میں انتہا پسندی کے محرکات کیا کیا ہیں؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان سے کیسے نجات حاصل کی جا سکتی ہے؟

جواب

ابتدائیہ

انتہا پسندی حد سے آگے بڑھ جانے کا نام ہے جب ہم اپنے عقائد کو زبردستی کسی دوسرے پر مسلط کرنے کی کوشش کریں تو یہ انتہا پسندی کہلاتی ہے۔ پاکستان (جو کہ ایک اسلامی ملک ہے) انتہا پسندی کی مختلف موجودہ اشکال سے متاثر ہے انتہا پسندی کے عناصر مختلف مذہبی اور سماجی تعلیمات کی غلط تشریح کرتے ہیں اور انتہا پسندی کا باعث بنتے ہیں۔ اسلام میانہ روی اور اعتدال کا مذہب ہے جو شخص اسلام کے احکامات پر پورا اترے گا خواہ وہ حاکم ہو یا عام انسان ہو وہ محسوس کرے گا کہ اسلامی احکام کی بنیادیں میانہ روی، اعتدال، سہولت اور کشادگی پر قائم ہیں اور تشدد، انتہا پسندی اور سخت روی کا اس سے دور دور کا بھی واسطہ نہیں۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں اے مسلمانو! ایک معتدل اور بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں کے بارے میں گواہی دو اور رسول ﷺ تمہارے بارے میں گواہی دیں"

(البقرہ: 143)

try to add the arabic of quranic ayats as well.

Scanned with CamScanner

1- پاکستان میں انتہا پسندی کے محرکات

پاکستان میں انتہا پسندی کئی جغرافیائی، سماجی اور سیاسی وجوہات کی بنا پر بنی جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

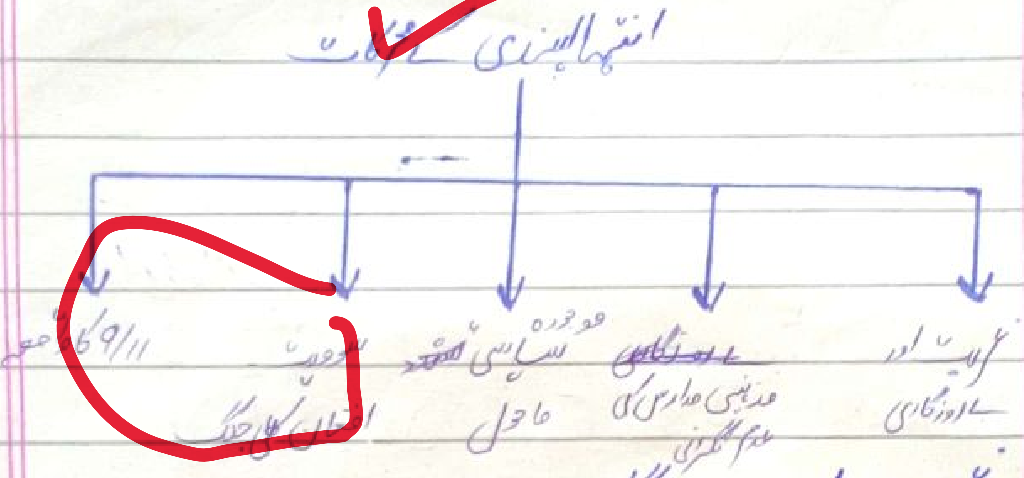

i) غربت اور بے روزگاری

غربت اور بے روزگاری پاکستان میں انتہا پسندی کی ایک اہم وجہ ہے کچھ افراد کو مالی تنگی اور معاشرتی انصاف کے فقدان کا سامنا ہوتا ہے جو انہیں انتہا پسندی کے راستوں کی طرف مائل کرتا ہے۔ بے روزگاری اور معاشی مشکلات کی بنا پر بعض افراد انتہا پسندی گروہوں کے شکار بن جاتے ہیں جو ان کو جذبہ دیتے ہیں کہ وہ ان کے معاشرتی اور معاشی مسائل کو حل کرنے کا راستہ ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور ایک ریسرچ کے

give the proper reference of that research.

مطابق پاکستان میں بے روزگاری کی شرح 6.5% سے تجاوز کر چکی ہے جس کے مطابق ہر 10 میں سے 3 لوگ بے روزگاری کا شکار ہیں تو اس میں جب ایک نوجوان بے روزگار ہو اور اسے معاشرتی اور معاشی تنگی کا بھی سامنا ہو تو

سے نوجوانوں کو انتہا پسندی کی طرف آسانی سے مائل کیا جا سکتا ہے۔ پس یہ واضح ہوتا ہے کہ غربت اور بے روزگاری انتہا پسندی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(ii) مذہبی مدارس کی عدم نگرانی

مذہبی مدارس کی کم نگرانی بھی پاکستان میں انتہا پسندی کی اہم وجہ ہے کیونکہ اس وجہ سے انتہا پسندوں کو نوجوانوں کو اپنی جذباتی فکری دنیا میں لے جانے کا موقع ملتا ہے اور وہ نوجوانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ جنت حاصل کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں خود کو قربان کردو۔ مثال کے طور پر

مثال

تحریک طالبان پاکستان (TTP)، جو انتہا پسند گروہ تھا، مذہبی مدارس کی عدم نگرانی کی وجہ سے تشکیل پایا۔ ان کے رہنماؤں نے مذہبی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے ذریعے نوجوانوں کو تشدد کی راہوں میں مائل کیا، جو نتیجتاً انتہا پسندی کے محرکات کی بڑھتی ہوئی مثال ہے۔

پس مذہبی مدارس کی عدم نگرانی کی وجہ سے نوجوانوں کو انتہا پسندی کی جذباتی دنیا میں لے جانے کا موقع ملتا ہے، جس کا اثر انتہا پسند گروہوں کی تشکیل کارکردگی میں نمایاں ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(iii) موجودہ سیاسی ماحول

پاکستان کا موجودہ سیاسی ماحول بھی انتہا پسندی کے محرکات میں سے ایک ہے۔ جب کسی ملک میں سیاسی استحکام اور امن کی صورتحال نہ ہو تو انتہا پسند گروہوں کو مواقع حاصل ہوتے ہیں کہ وہ لوگوں میں نفرت اور تشدد کے پروپیگنڈا کو بڑھا سکیں۔ سیاسی تنازعات اور بحرانی صورتحال میں ملک کے افراد کو امن اور استحکام کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً

مثال کے طور پر 9 مئی 2023 کو جب پاکستان کے سابقہ وزیر اعظم عمران خان کو غیر قانونی طور پر گرفتار کر لیا گیا تو پاکستان کی عوام اپنے مقبول لیڈر کے حق میں آواز اٹھانے کے لیے سڑکوں پر نکل آئے جس میں انتہا پسند گروہوں نے لوگوں کی جذباتی صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے لاہور جناح ہاؤس، کور کمانڈر کے گھر کو جلا ڈالا۔

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیاسی عدم استحکام جو کہ پاکستان کی موجودہ صورتحال ہے انتہا پسندی کی بڑی وجوہات میں سے ایک ہے۔

mention the recent factors and elements.

(iv) سوویت افغان جنگ

سوویت افغان جنگ جو کہ 1979ء میں شروع ہوئی، پاکستان میں انتہا پسندی کی بڑھتی وجوہات میں سے ایک ہے۔ اس جنگ کی بنیادی وجوہات میں سے ایک بڑی کہ پاکستان نے افغان مجاہدین کی حمایت کی تائید کی تھی جن کا مقصد افغانستان میں موجود سوویت یونین کو نکالنا تھا۔ اس جنگ کے دوران پاکستان میں مختلف تشدد پسند گروہوں کی تشکیل ہوئی، جو بعد میں انتہا پسندی کی فکری بنیادوں کی تشکیل میں شامل ہوئی۔ تو انتہا پسند گروہوں کی تشکیل میں افغان جنگ کے تجربات، تعلیم و تربیت اور افغانستان میں حاصل کارنامے شامل ہیں۔ اس جنگ نے پاکستان کے سماجی اور فکری ماحول کو تبدیل کر کے انتہا پسندی کی راہ پر گامزن کیا۔ (TTP) تحریک طالبان پاکستان گروہ، جو کہ انتہا پسند تنظیموں کی تشکیل کا حصہ تسلیم کیا جاتا ہے، افغان مجاہدین کی حمایت میں پاکستان آئے تھے۔

۷) 9/11 کا واقعہ

سوویت افغان کی جنگ کے بعد 11 ستمبر 2001ء کو وقوع پذیر ہونے والے حملے نے پاکستان میں انتہا پسندی میں اضافہ کیا۔ اس حملے کے بعد امریکہ نے "جنگ دہشت گردی" کا اعلان کیا اور پاکستان کو امریکی متحدہ کی اس جنگ میں شامل کر لیا۔ تو پاکستان نے امریکہ کی حمایت کی اور تشدد پسند گروہوں کے خلاف کاروائی کی۔ ان کاروائیوں نے پاکستان کی سماجی، سیاسی اور معاشی حالات کو متاثر کیا۔

Scanned with CamScanner

add more arguments in this part which are recent and relevant.

مثال کے طور پر بیت اللہ محسود جو کہ ایک پاکستانی تھے، نے افغان جنگ میں شامل ہو کر امریکہ کے خلاف لڑنے میں حصہ لیا اور (TTP) تحریک طالبان پاکستان کی قیادت کی۔ ان کی قیادت نے تشدد کو مزید بڑھانے کے راستوں کو فروغ دیا اور انتہا پسندی کا محرک بنے۔

2- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انتہا پسندی سے نجات

انتہا پسندی

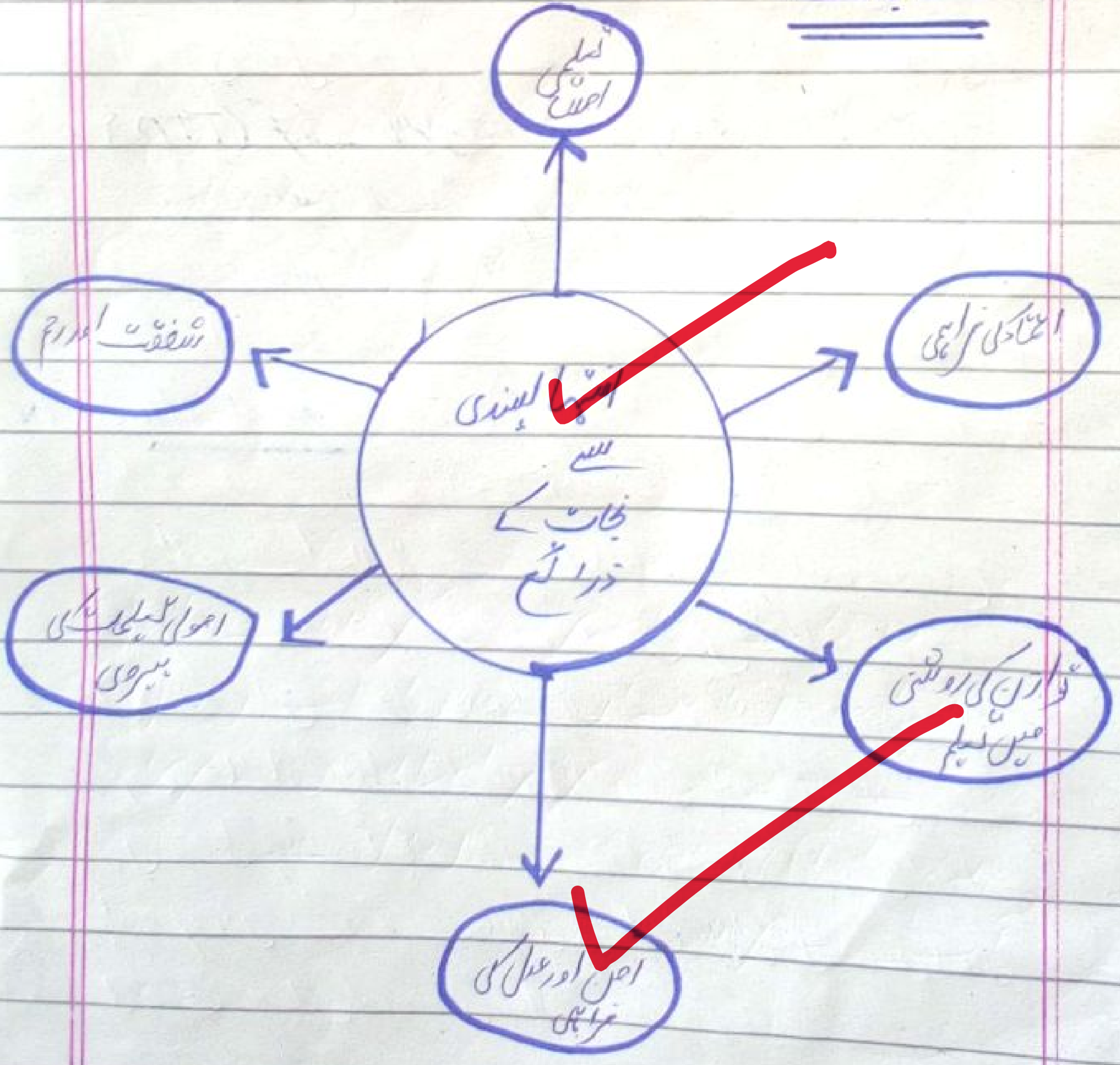

i) ## تعلیمی اصلاح

تعلیمی اصلاح انتہا پسندی سے نجات حاصل کرنے کا
اہم ذریعہ ہے اس کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اسلام
ہمیں درست تشریحات اور تعلیمات کو صحیح طریقے سے
سیکھنے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ ہم اس کے اصولوں کو سمجھ
سکیں اور غلط تشریح کرنے سے بچ سکیں جیسا کہ آیت
اللہ کا فرمان ہے

"وہ لوگ ان کو علم نہیں جو کتاب سے
نہیں پڑھتے"
(سورۃ الجمعہ، 5)

ii) ## اعتماد کی فراہمی

اسلام معاشرے میں اعتماد کی فراہمی کو فروغ دینے کی ترغیب
دیتا ہے، جو انتہا پسندی کے خلاف لڑائی میں بہت اہم ہے
اور انتہا پسندی کے خاتمے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا "منافق کی تین علامات ہیں جب بولتا
ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب اس پر اعتماد کیا جاتا ہے
تو بے وفائی کرتا ہے، جب عہد کرتا ہے تو عہد توڑتا
ہے" مزید فرمایا۔ "وہ شخص جو امانتداری سے
بددیانتی کرے گا اس سے اس کے املاک تک نہ پہنچے گی
یہاں تک کہ اس سے موت آجائے تو اس کی موت اس دن اور
نہیں ہوگی جس میں لایا ہوں اور اللہ اس سے ناراض ہو کر ملے گا"

Scanned with CamScanner

نیز یہ واضح ہوتا ہے اسلام میں کس قدر اعتدال کی خوبی اور ایمانداری پر زور دیا گیا ہے۔ اگر مذہبی مدارس کے سکالرز اور ملک کے سیاستدان سے لے کر عام نوکری کرنے والا آدمی بھی اس اعتدال کو خیال رکھے تو انتہا پسندی کو جڑ سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

(iii) **قرآن کی روشنی میں تعلیم میانہ روی**

انتہا پسندی کو ختم کرنے کے لیے قرآن کی روشنی میں تعلیم کا کردار بھی اہم ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات میانہ روی اور اعتدال پسندی پر مبنی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اور ہم نے تم کو امت وسط بنایا ہے"

(البقرہ، 143)

مسلمانوں کو امت وسط کہہ کر یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اعتدال کا راستہ اور درمیان کا راستہ ان کے اعمال اور اوصاف میں شامل ہونا چاہیے جیسا کہ غلو سے پرہیز، انتہا پسندی سے گریز اور میانہ روی اسلام کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔

مسلمانوں! میانہ روی اختیار کرو کیونکہ

Scanned with CamScanner

جس کام میں میانہ روی ہوتی ہے وہ کام سنور
جاتا ہے اور جس کام میں میانہ روی نہیں ہوتی
وہ بگڑ جاتا ہے"

۱۷) امن اور عدل کی فراہمی

اسلامی تعلیمات امن اور عدل کی فراہمی پر زور دیتی ہیں جو
انتہا پسندی سے نجات حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے
اس سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے اور ظلم و جبر کا خاتمہ
ہوتا ہے جس سے انتہا پسندی کا رجحان بھی ختم ہو جاتا ہے
اور لوگ اس کی طرف مائل نہیں ہوتے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
"اور جس جان کو اللہ نے حرمت رکھی ہے،
اسے ناحق قتل نہ کرو اور جو مظلوم ہو کر مارا جائے
تو ہم نے اس کے وارث کو غلبہ دیا ہے تو وہ
وارث قتل کا بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھے
بے شک اس کی مدد ہونی ہے"
(سورۃ الاسراء، 33)

۱۸) اصولی تعلیمات کی پیروی

قرآن مجید میں اصولی تعلیمات کی پیروی کا ذکر کیا گیا ہے
جو معاشرے میں انتہا پسندی کے خلاف کارآمد طریقہ
ہو سکتی ہے اسلامی تعلیمات انسانی حقوق کی ترقی اور

فلاح کے لیے رہنمائی کرتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت کا مفہوم کچھ اس طرح ہے

"اور ہم نے تم کو امت معتدل بنایا تاکہ تم اصولوں کی پیروی کرو"

(سورۃ البقرہ، 143)

ان اصولوں کی پیروی سے معاشرے میں اختلافات ختم ہوتے ہیں اور راستے پر چلنے کا موقع ملتا ہے یہ مثال کے طور پر اسلام اخوت کا درس دیتا ہے جس کے مطابق تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس سے انتہا پسندی کے اثرات ختم ہوتے ہیں اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ سب ایک ہی مشترکہ مقصد کی طرف گامزن ہیں۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

ماحاصل

بالآخر انتہا پسندی کی اس کڑی اذیت سے نجات حاصل کرنے کا راستہ اسلامی تعلیمات میں ہے۔ ہماری تاریخ میں ایسی کئی مثالیں ہیں جہاں دینی علماء اور رہنماؤں نے انتہا پسندی کے خلاف لڑائی میں اہم کردار ادا کیا ہے

Scanned with CamScanner

مثال کے طور پر سعودی عرب کی تاریخ میں طالبان کے متشدد
اندیشوں کے خلاف کئی موثر اقدام اٹھائے گئے ہیں جن
سے انتہا پسندی کو ناکارہ بنایا گیا ہے۔ اس میں اسلامی
تعلیمات کے رہنماؤں کا کردار کا بہت نمایاں ہے جو معاشرے
میں اخلاقیات، امن اور تعلیم کو بڑھانے میں مدد فراہم
کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں بھی انتہا پسندی کو کامیابی
کے ساتھ ختم کرنے کی مثالیں موجود ہیں جس میں ریاست
مدینہ میں مختلف قبائل کو ایک ہموار معاشرتی تنظیم میں
تبدیل کرنے کا مظاہرہ ہے۔ اسی طرح اسلامی تعلیمات
کی روشنی میں پاکستان بھی انتہا پسندی کے خلاف لڑائی
میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

59/20

the second part of the answer is good. but the first part is noy properly answered.

worrk on that.

also improve the references and paper presentation abit.

Scanned with CamScanner